ISLAMIC STUDIES

(1)

مورخہ ___/___/___

(سوال نمبر ۲)

عقیدۂ آخرت

تعارف:-

اسلامی نظریۂ حیات مختلف عقائد کی بنیاد پر استواریت رکھتا ہے۔ اگرچہ ہر ایک عقیدہ اپنی جگہ برابر اہمیت کا حامل ہے، کسی ایک پر بھی ایمان نہ لانا انسان کو دینِ برحق سے خارج کر دینے کے مترادف ہوتا ہے۔ انہی میں سے ایک عقیدۂ آخرت بھی ہے۔

عقیدۂ آخرت:-

عقیدۂ آخرت سے مراد ہے موت کے بعد ہونے والے احتساب پر ایمان رکھنا اور اس بات پر بھی کہ ایک وقت آئے گا جب تمام مردوں کو زندہ کیا جائے گا اور انہیں مالکِ کائنات کے سامنے پیش کیا جائے گا تاکہ وہ اپنے انجام دیئے ہر ایک فعل کا حساب دے سکیں اور بدلے میں سزا و جزا پائیں۔

- **اہم نکات:-**

اسلام کہتا ہے کہ موت زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ ایک جہاں سے دوسرے جہاں جانے کا دروازہ ہے۔

ISLAMIC STUDIES

تاریخ: __/__/__

اسی لیے عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کیلئے چند شرائط پر پورا اترنا ضروری ہے۔

۱۔ موت پر یقین:۔

عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کیلئے انسان کو سب سے پہلے موت پر یقین ہونا ضروری ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

کل نفس ذائقۃ الموت

ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔
(البقرۃ : 57)

یعنی انسان اس بات پر یقین رکھتا ہو کہ یہ زندگی ہمیشہ رہنے والی نہیں بلکہ ایک دن موت کی نذر ہو جانی ہے۔

۲۔ عالم برزخ پر یقین:۔

دوسری اہم شرط عالم برزخ پر یقین ہونا ہے۔ یعنی اس بات پر ایمان کہ موت کے بعد اور آخرت سے پہلے عالم برزخ کا مقام ہر ذی روح کو پار کرنا ہے۔

سورہ المطففین کی آیت کا مفہوم ہے:
جو لوگ مر جاتے ہیں تو فرشتے ان کی روحوں کو آسمان پر لے جاتے ہیں۔۔۔

۳۔ قیامت کیلئے اٹھائے جانا:۔

تیسرے نمبر پر اس بات پر ایمان ہونا

ISLAMIC STUDIES

تاریخ: __/__/__

کہ ایک وقت آئے گا جب ہر مردے کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ قبروں سے انسان زندہ ہو کر نکلیں گے۔

وہی (اللہ) جو ایک بار پیدا کرتا ہے وہ دوسری بار پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔
(القرآن)

یعنی اس بات پر ایمان کہ وہ اللہ جو نطفے سے ایک مکمل انسان کو تخلیق کرتا ہے، وہ دوسری بار زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔

۴۔ یوم حساب:۔

جوابدہی کے دن پر ایمان بھی عقیدہ آخرت کا حصہ ہے۔

قرآن میں ہے:

جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا...
(سورۃ الزلزال)

یعنی اس بات پر ایمان کہ ایک سزا و جزا کا دن آئے گا جب ہمیں اپنے ہر پوشیدہ و ظاہر عمل کیلئے جوابدہ ہونا پڑے گا۔

۵۔ دائمی زندگی:۔

آخر میں اس بات پر ایمان رکھنا کہ جزا و سزا کے نتیجے میں ایک دائمی زندگی

مل جائے گی جہاں موت کا تصور تک نہیں ہوگا۔

خالدینا فیہا

پھر یہ لوگ (جنت اور جہنم میں) ہمیشہ رہیں گے۔

(المائدہ)

یعنی اس بات پر ایمان کہ جنت اور جہنم کی صورت میں ایک ہمیشہ کی زندگی ہماری منتظر ہے۔

عقیدۂ آخرت کے اثرات :۔

عقیدۂ آخرت کے اثرات کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۱۔ انفرادی زندگی پر اثرات

۲۔ اجتماعی / معاشرے کی زندگی پر اثرات

- **انفرادی زندگی پر اثرات :۔**

انسان کی زندگی پر انفرادی سطح پر عقیدۂ آخرت بے انتہا اثرات مرتب کرتا ہے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ عزتِ نفس اور خودداری :۔

عقیدۂ آخرت انسان کے خودداری اور عزتِ نفس کے جذبات کو محفوظ رکھتا ہے کیونکہ وہ یہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا وہ کسی کو بھی جوابدہ نہیں۔

(5)

تاریخ ___/___/___

۲- خود احتسابی :-

عقیدۂ آخرت انسان کو خود احتسابی سکھاتا ہے۔ جوابدہی کا ڈر اسے اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ اس سے پہلے ہی اپنے برے افعال کو ڈھونڈ کر درست کرلے۔ درحقیقت بڑے سے بڑے انسان کو جرم کرنے سے روکنے کی طاقت عقیدۂ آخرت کے پاس محفوظ ہے۔

۳- نیک اور صادق بننے کی کوشش :-

آخرت میں اللہ کے سامنے سرخرو ہوجانے اور برائی سے بچنے کیلئے انسان نیک اور صادق بننے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ

اللہ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔
(القرآن)

۴- پُر امید ہونا :-

عقیدۂ آخرت انسان کو امید کی روشنی سے نوازتا ہے۔ بڑی سے بڑی مشکل میں بھی وہ یہ جانتا ہے کہ اس کے صبر کے برابر اجر مل کر ہی رہے گا۔ اور کسی کی برائی پر بھی کڑھنے کی بجائے وہ یقین رکھتا ہے کہ اس کا بدلہ مل کر رہے گا۔

۵- تنگ نظری سے بچاؤ :-

توہم پرستی و دیگر خرافات سے بچاؤ بھی عقیدۂ آخرت کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ کیونکہ

تاریخ: ___/___/___

انسان جانتا ہے کہ اللہ حساب اسی لیے لے گا کیونکہ ہر طاقت صرف اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۶۔ بہادری کا جذبہ:۔

عقیدۂ آخرت انسان کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کا سامنا کرنے سے نہ ڈرے۔ ہر قسم کا اختیار اللہ کے پاس ہونے کا احساس اسے بہادر بنا دیتا ہے۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

• اجتماعی زندگی پر اثرات:۔

اجتماعی طور پر ایک معاشرے پر عقیدۂ آخرت بہت اثر انداز ہوتا ہے۔ چند اثرات درج ذیل ہیں:

۱۔ مساوات اور برابری:۔

عقیدۂ آخرت یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ چونکہ تمام لوگ حساب کیلئے بغیر کسی تفریق کھڑے کیے جائیں گے، لہٰذا تمام انسان برابر ہیں۔ یہی جذبہ مساوات کو معاشرے کا حصہ بناتا ہے۔

کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت نہیں۔
تمام لوگ ایک آدم کی اولاد ہیں۔
(الحدیث)

ISLAMIC STUDIES

تاریخ: __/__/__

۲- بین المذاہب ہم آہنگی :-

چونکہ اقلیتوں کے حقوق اللہ نے بیان فرما دیے ہیں لہذا ان کے متعلق جوابدہی کا خوف ~~انسان میں بین المذ~~ معاشرے میں بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرتا ہے۔

۳- بھائی چارہ :-

اللہ تعالی قرآن میں فرماتے ہیں.

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

(الحجرات)

اس متعلق جوابدہی کا خوف معاشرے میں بھائی چارے کو پروان چڑھاتا ہے۔

۴- حقوق و فرائض :-

اللہ نے سب سے زیادہ حقوق العباد پر زور دیا ہے۔ اسی لیے سخت باز پرس سے بچنے کیلئے لوگ ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کی پاسداری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۵- دوسرا نظامِ احتساب :-

اس دنیا حدود اللہ کی سزا اور آخرت میں جوابدہی پر مبنی دوہرا نظام احتساب انسان کو برائی سے بچنے اور معاشرے کو پرسکون بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

خلاصہ بحث :-

حاصلِ کلام یہ ہے کہ عقیدہ آخرت انسان

کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر حیرت انگیز اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے تمام عقائد میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ ~~یہی وجہ ہے کہ~~ لہٰذا ایک مومن کے لیے یہ بے حد ضروری ہے کہ وہ عقیدہ آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔

سوال نمبر ۶

مثالی طرزِ حکمرانی (Good Governance): اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

تعارف:۔

عوامی انتظامی نظام (Public Administration) یعنی لوگوں کی خدمت سے وابستہ پیشے سے تعلق رکھنے کا نتیجہ درحقیقت مثالی طرزِ حکمرانی یا گڈ گورننس کی صورت میں نکلتا ہے۔ حکومتی اقدامات پر عملدر آمد کو یقینی بنانا مثالی طرزِ حکمرانی کا حصہ ہے۔

مثالی طرزِ حکمرانی (Good Governance):۔

مؤثر یا پر اثر طریقے سے عوامی انتظامی نظام کو یقینی بنانا گڈ گورننس کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر چوری کی صورت میں پولیس کی کارکردگی پر نظر رکھنا وغیرہ۔

یہ پر اثر تبھی ہو گی جب مقاصد کی بنیاد پر قائم کی گئی ہو۔

ISLAMIC STUDIES

تاریخ: __/__/__

اس کیلئے اقوامِ متحدہ نے 17 مقاصد پر مبنی SDGs بنائے ہیں لیکن جب تک وہ مقاصد حاصل نہیں کیے جائے تب تک ان کی قابلیت نظر نہیں آئے گی۔

- **بنیادی اصول اور خصوصیات (اسلام کی روشنی میں)**

گڈ گورننس کے بنیادی اصول و خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱- خوفِ خدا/تقویٰ کا حصول:۔

ایک مثالی طرزِ حکمرانی خوفِ خدا یعنی تقویٰ پر مبنی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے اپنے سرکاری ملازمین کو جو خطوط لکھے ان میں اس بات کو اہمیت دی گئی تھی کہ انسان کے دل میں خوفِ خدا ہونا چاہیے۔

۲- اختیارات اللہ کی امانت:۔

اسلام میں اختیارات اللہ نے بطور امانت سونپے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک سرکاری ملازم ان کا ناجائز استعمال کرنے سے پہلے جوابدہی کا سوچ کر رک جائے گا۔ وہ یہ جانتا ہوگا کہ اختیارات کا مطلب طاقت نہیں ذمہ داری ہے۔

ہم لوگوں کو زمین پر اختیار عطا کرتے ہیں تاکہ انہیں آزمائیں کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ (ال عمران)

تاریخ __/__/__

۳۔ خلیفہ: انتظامیہ کا سربراہ:۔

اسلام کہتا ہے کہ انتظامیہ کا سربراہ خلیفہ ہوگا جو کہ قوم کا سب سے بڑا خادم ہوگا۔

قوم کا سب سے بڑا حاکم ہی قوم کا سب سے بڑا خادم ہوتا ہے۔ (الحدیث)

تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (الحدیث)

یہی وجہ ہے کہ خلفائے راشدین یہ منصب لینے سے ہمیشہ ~~گھبرا~~ گھبرایا کرتے تھے۔

۴۔ باہمی مشورے کے ساتھ حکومت:۔

اسلام کہتا ہے کہ تمام فیصلے باہمی مشورے کے ساتھ کیے جائیں اور انتظامی امور محض کسی ایک کے فیصلے کے نتیجے پر انجام نہ دیے جائیں۔ درحقیقت یہی موجودہ دور کی جمہوریت کی بنیادی اساس ہے۔

۵۔ شریعت بطور قانون:۔

اسلامی تعلیمات بے لچک قانون کی حمایت کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کا تقاضہ ہے کہ شریعت کو بطور قانون نافذ کیا جائے اور تمام ادارے شریعت کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دیں۔

۶- قانون کی حکمرانی :-

اسلام کے مطابق کسی ریاست میں متعلقہ
شخص نہیں بلکہ قانون کی حکمرانی ہونی چاہیے تاکہ
بڑے سے بڑا صاحب اقتدار شخص بھی
اس کی گرفت سے بچ نہ سکے۔

حدیث کے مطابق

اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو
میں اس کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔
(الحدیث)

۷- شفافیت (Transparency) :-

تمام انتظامی معاملات شفافیت پر مبنی
ہونے چاہیے تاکہ کوئی ان کی حیثیت پر انگلی نہ
اٹھا سکے۔ مثال کے طور پر بجٹ استعمال کرنے میں
روزگار مہیا کرنے میں وغیرہ۔

۸- بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ :-

گڈ گورننس کی اہم ترین خصوصیت
انسانی جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ ہے۔
اسلام کہتا ہے کہ

ایک انسان پر دوسرے انسان کا
جان، مال اور عزت حرام ہے۔
(الحدیث)

لہذا بنیادی انسانی حقوق کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔

تاریخ: __/__/__

۱۰- احتساب :-

اسلامی تعلیمات میں اہل اقتدار کا احتساب صف اول میں نمایاں حیثیت سے موجود ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے سرکاری ملازمین کا احتساب کرنے کے لیے باقاعدہ محتسب عدالت تشکیل فرمائی تھی۔

۱۱- عوامی فلاح و بہبود :-

حضرت عمرؓ ہر روز بھیس بدل کر عوام کے حالات جاننے نکلتے اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے اقدامات کرتے۔ اس کے ساتھ ہی تمام سرکاری ملازمین کو بھی یہی طرز اپنانے کی نصیحت فرماتے۔

۱۲- معیاری اشیاء کی فراہمی :-

اشیاء کے معیار کو بہتر بنانا، قیمت کو قابو کرنا اور بآسانی فراہمی کو یقینی بنانا بھی اسلام ہی کی تعلیمات میں سے ہے۔

• ایک جدید ریاست کیلئے اہمیت :-

مندرجہ بالا اسلامی تعلیمات جدید ریاست کیلئے مشعل راہ کا کام دے سکتی ہیں۔ ایک حکمران اور اس کے ماتحتین کیلئے خوف خدا کا ہونا اس کے بنائے تمام انتظامات میں بہترین

نتائج اسکتا ہے۔ اختیارات کو بطور امانت سمجھنے پر موجودہ دور میں طاقت کی رسہ کشی خودبخود رک جائے گی۔ حکمران اور افسران جب خود کو قوم کے خادم سمجھنے لگیں گے تو نچلے طبقے کا احساس محرومی خودبخود ختم ہو جائے گا۔ مزید برآں مشورے لینے کی عادت اپنا لینے سے نظراندازی کے شکوے تمام ہو جائیں مثلاً رینجرز کو اختیارات دینے یا آئین میں ترمیم و اضافہ جیسے معاملات کو انجام دیتے ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی شریعت کو قانون کا درجہ دینے پر انتظامی معاملات کی خامیاں خودبخود دور ہو جائیں گی اور قانون کی حکمرانی کے نتیجے میں جرائم کا خاتمہ بھی یقینی ہو جائے گا۔

مزید یہ کہ شفافیت کی حقیقی آئینہ داری الزامات کی بوچھاڑ کو روک دے گی اور عوام کا اعتماد اداروں پر بحال ہو سکے گا۔ بنیادی حقوق کی فراہمی پر غربت زدہ لوگوں کا غم و غصہ کم ہوگا اور ان کا معیار زندگی بھی بلند ہو پائے گا۔ احتساب کے نتیجے میں طاقتور پر قانون کی گرفت ہوگی اور کمزور ڈر کر ناامیدی میں جینا چھوڑ دیں گے۔ پولیس اور کمشنر وغیرہ کا احتساب نچلے عہدوں پر براجمان.

ISLAMIC STUDIES

تاریخ ___/___/___

لوگوں کو مستعد کرے گا۔ عوامی فلاح و بہبود کیلئے سرکاری افسران کی جانب سے فلاحی کیمپ لگائے جائیں گے جو کھانا، پانی اور رہائش کے مسائل کو حل کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی لوگوں کو معیاری اشیاء کی فراہمی کیلئے فوڈ ڈپارٹمنٹ کی مستعدی مضر صحت اشیاء کے پھیلاؤ کو روکنے کا کام سرانجام دے گی۔ درحقیقت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مثالی طرز حکمرانی کا قیام ایک معجزاتی انقلاب برپا کر ڈالے گا۔

حاصلِ کلام:-

حاصلِ کلام یہ ہے کہ مثالی طرز حکمرانی اگر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں قائم کیا جائے گا تو معاشرے میں موجود تمام مسائل ~~[illegible]~~ ~~[illegible]~~ دھویں کی مانند فضا میں غائب ہو جائیں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسائل کو اسلام کے اصل معانی کے تناظر میں حل کیا جائے۔

سوال نمبر 7

اسلام میں خواتین کے حقوق، کردار اور مقام

تعارف:-

قبل اسلام خواتین کو ایک کمتر مخلوق کے

تاریخ: __/__/__

طور پر سمجھا جاتا تھا اور ان کے فاصلہ اختیار کرنا بہتر سمجھا جاتا۔ نہ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی حق تھا نہ انہیں اس متعلق سوال کرنے کی اجازت تھی۔ مگر اسلام نے آ کر انہیں ہر وہ حق عطا کیا جس سے وہ محروم تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں دیئے گئے حقوق عورت کو دنیا میں اور کہیں نہیں مل سکے اور نہ مل سکیں گے۔

اسلام میں خواتین کے حقوق، کردار، مقام:۔

اسلام میں خواتین کو بے شمار حقوق عطا کیے گئے جن سے وہ محروم تھیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ انسان ہونے کا حق:۔

اسلام سے پہلے عورت کو انسان نہیں سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ اسے ایک کمتر شیطانی مخلوق کے طور پر برتا جاتا تھا۔ اسلام نے عورت کو انسان ہونے کا حق دے کر عظمت عطا کی اور اسے مردوں کے برابر کا مقام عطا فرمایا۔

۲۔ برابری کا حق:۔

اسلام سے پہلے عورت کو کم درجہ سمجھا جاتا تھا۔ اسے اپنے برابر بٹھانا، کھلانا

یا سلانا سنگین جرم سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے عورت کو مرد کے برابر درجہ عطا فرمایا اور یہ بتایا کہ درحقیقت عورت اور مرد ایک ہی مٹی سے بنے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے:

تمام انسان آدمؑ کی اولاد ہیں
اور آدم مٹی سے بنے تھے۔

(خطبہ حجۃ الوداع)

۳۔ آزادی کا حق:۔

اسلام سے پہلے عورت کو غلام بنا کر رکھا جاتا تھا۔ اس کے تمام حقوق اس کے مالک کی مرضی سے ادا کیے جاتے تھے؛ وہ چاہے تو مل جائیں چاہے تو نہیں۔ اسلام نے عورت کو آزاد انسان قرار دیا جو کسی کی ملکیت نہیں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا:

اللہ نے ہر انسان کو آزاد پیدا
کیا۔

۴۔ تعلیم کا حق

اسلام سے پہلے علم حاصل کرنے کا حق صرف مرد کو حاصل تھا جبکہ عورت کو

تاریخ: __/__/__

صرف گھر کا کام کرنے کے قابل سمجھا جاتا تھا۔
اسلام نے بتایا کہ زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی علم سے
ہی ملتی ہے۔ حدیث میں ہے:
علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت
پر فرض ہے۔ (الحدیث)

۵۔ فیصلہ سازی کا حق:

عورت کے تمام فیصلے اس کے مالک یا بڑے
لیا کرتے۔ جبکہ اسلام نے آتے ہی عورت کو
اپنی زندگی کا فیصلہ خود لینے کا حق عطا کیا۔
چاہے وہ شادی کا فیصلہ ہو یا شعبۂ
زندگی اختیار کرنے کا... عورت سے اس کی
رضا معلوم کرنا اس کے ولی پر فرض قرار دیا
گیا۔ کیونکہ
تمہاری عورتیں تمہارے پاس اللہ کی امانتیں ہیں
(القرآن)

۶۔ زندہ رہنے کا حق

قبل اسلام عورت کو پیدا ہوتے ہی زندہ
دفن کر دیا جاتا۔ انہیں زندہ رہنے کا حق ہرگز
حاصل نہیں تھا۔ اسلام نے انہیں ایک آزاد
انسان کی حیثیت سے جینے کا حق عطا کیا
جسے اتنا ہی زندہ رہنے کا حق حاصل

ISLAMIC STUDIES

تاریخ ___/___/___

ہے جتنا کہ مرد کو حاصل ہے۔

۷۔ حقِ رائے دہی:۔

انتظامی معاملات کو عورت کو بولنے کی ہرگز اجازت نہیں تھی۔ اسلام نے ہی آکر اسے حصہ لینے اور اپنا حقِ رائے دہی استعمال کرنے کی اجازت دی۔

۸۔ گواہی کا حق:۔

اسلام سے پہلے عورت کی گواہی کو غیر اہم گردانا جاتا تھا۔ اسلام کے آتے ہی عورت کو گواہی کا حق حاصل ہوا اور اس کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی قرار دی گئی۔

۹۔ وراثت کا حق:۔

عورت کو باپ، بھائی اور شوہر کی وراثت سے ایک تنکا تک لینے کی اجازت نہیں تھی۔ اسلام نے عورت کو تینوں کی وراثت میں حق عطا کیا۔

۱۰۔ نان نفقہ کا حق:۔

اسلام نے عورت کو نان نفقہ کا حق

تاریخ: ___/___/___

دیا۔ یعنی مرد کی کمائی میں اس کا لازمی حصہ قرار دیا۔ جبکہ اس کی اپنی کمائی میں صرف اسی کا حصہ قرار دیا۔

مسلمان عورت: مغربی خواتین سے زیادہ بااختیار:

مغرب میں خواتین کو ایک لمبے عرصے تک حقوق حاصل ہی نہیں تھے۔ انہیں بلاؤں، شیطانوں اور آسیبی طاقتوں سے تشبیہ دی جاتی تھی۔ میگنا کارٹا کی صورت میں دیے گئے پہلی بار کے حقوق بھی درحقیقت اسلام کے حقوق سے ہی مستعار لیے گئے تھے۔

← **حقِ آزادی:** درحقیقت مغرب کی خواتین کو آزادی کا جھانسا دے کر مالیاتی نظام میں قید کر لیا گیا ہے۔ ہر مغربی خواتین پر کیریئر اور کام کا بوجھ ڈالا گیا جبکہ مسلمان عورت اس معاملے میں آزاد ہے۔

← **نان نفقہ:** ایک مسلمان عورت کو اس فکر میں مبتلا رہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کیسے پوری کرے گی۔ جبکہ مغربی خواتین کو خود کما کر اپنا پیٹ بھرنا پڑتا ہے۔

← **عزت و وقار:** ایک مسلمان عورت کو عزت و وقار کے ساتھ نکاح میں لے کر تمام عمر کیلئے اپنایا جاتا ہے۔ جبکہ مغربی خواتین کو ایک غیر ضروری شے کی مانند استعمال کے

بعد جھٹک دیا جاتا ہے۔ ایک ریسرچ کے مطابق جو مغربی خواتین بنا شادی کے رہ رہی تھیں ان میں ڈپریشن پایا گیا اور وہ اس زندگی سے آزادی کی خواہاں تھیں۔

← **تحفظ:** مغربی خواتین کو لباس کی قید سے آزاد کر کے انہیں ذاتی مفاد کیلئے نمائش کا سامان بنا دیا گیا ہے۔ جبکہ اسلام نے عورت کو پردے میں رکھ کر اس قسم کے فتنے سے تحفظ فراہم کر دیا ہے۔

← **احترام:**۔ اسلام میں عورت کو ماں، بہن، بیوی، بیٹی، ہر روپ میں احترام کے قابل قرار دیا ہے جبکہ مغرب میں عورت کو صرف ایک چیز کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ خاندانی نظام سے محروم اس معاشرے میں عورت بس جائے پناہ ہی ڈھونڈتی رہ جاتی ہے۔

حاصل بحث:۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو ہر وہ حق دیا ہے جس کی اسے ضرورت تھی۔ اس کے علاوہ مغرب کی طرف دیا جانے والا آزادی کا ~~جھانسہ~~ جھانسہ درحقیقت ذاتی مفاد کیلئے پیش کردہ دھوکہ ہے جسے سجا سنوار کر پیش کیا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ خواتین اپنے اصل کو پہچانیں اور دنیا کے ہجوم میں گم گشتہ متاع بننے سے بچ جائیں۔

(21)

تاریخ: __/__/__

سوال نمبر ۸

(ب)

اسلام میں سماجی انصاف

تعارف: ۔

اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کا مکمل سامان مہیا کیا گیا ہے۔ چاہے وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، معاشی ہو یا معاشرتی، سیاسی ہو یا اقتصادی۔ انہی میں سے ایک سماجی انصاف بھی ہے۔ جو کہ درحقیقت معاشرے میں رہنے کا ایک سنہری اصول گردانا جاسکتا ہے۔

سماجی ~~عدل~~ و انصاف: ۔

لفظی معنی: لفظ 'انصاف' عربی کے لفظ 'نصف' سے نکلا ہے: جس کے معنی ہیں آدھا۔

اصطلاحی مفہوم: برابری کی بنیاد پر کیا جانے والا فیصلہ انصاف کہلاتا ہے۔

اسلام کی رو سے انصاف: معاشرے کے اندر: ۔

اسلام کے مطابق زندگی کا ہر ایک معاملہ چاہے انفرادی ہو یا اجتماعی، انصاف سے حل کیا جانا چاہیے۔

۱۔ مساوی زندگی: ۔

انفرادی زندگی میں اپنی ذات کے ساتھ

ISLAMIC STUDIES

تاریخ ___/___/___

انصاف کرنا۔ ایسا نہیں کہ ہر وقت عبادت ہی کرتے رہنا اسلام کی تعلیم ہے۔ بلکہ ہر انسان سے متعلق اپنے ذمے موجود حقوق ادا کرنا ہی انصاف میں شامل ہوگا۔

۲- ذاتی انصاف:-

انسان کا اپنی زندگی کے معاملات میں برتا جانے والا رویہ انصاف کا خواہاں ہے۔ خود کو بلاوجہ تھکانا یا تکلیف دینا بھی اسلام نے منع کیا ہے۔

۳- خاندانی زندگی میں انصاف:-

اسلام نے خاندانی زندگی میں رشتوں کے درمیان انصاف قائم رکھنے کا حکم دیا ہے۔ مثلاً مرد نہ بیوی کی طرف جھکے نہ ماں کی طرف۔ بلکہ دونوں کے درمیان انصاف برقرار رکھے اور مکمل حقوق ادا کرے۔

۴- خانگی زندگی میں انصاف:-

بیوی شوہر کے معاملے میں اور شوہر بیوی کے معاملے میں انصاف کرے۔ مثلاً اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو زیادہ بچوں کے حصے میں زیادہ نان نفقہ شامل کرے۔

۵- اولاد سے انصاف:

اولاد کے معاملے میں بھی انصاف کا حکم ہے۔ نہ بیٹے کو بیٹی سے زیادہ پیار دیا جائے نہ بیٹی کو بیٹے سے زیادہ۔ یہی معاملہ جائیداد کے معاملے میں بھی ہے یعنی مقرر کردہ حصے سے نہ کم دیا جائے نہ زیادہ۔

تاریخ: ___/___/___

۶۔ رشتہ داروں سے انصاف:

رشتہ دار بھی آپس میں انصاف کا معاملہ رکھیں۔ جس کی جتنی ضرورت ہو، مدد کی جائے اور فرار اختیار کرنے یا روابط توڑنے کی کوشش نہ کی جائے۔

۷۔ پڑوسیوں سے انصاف:۔

پڑوسیوں کو بھی آپس میں انصاف قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق میں انصاف کریں اور خبر گیری کرتے رہیں۔

۸۔ اجنبیوں سے انصاف:۔

راہ چلتے کسی بھی انسان سے بلاوجہ نہ الجھنا اور اس کے لیے ہر ممکن آسانی مہیا کرنا اسلام کی تعلیمات میں سے ہے۔

حاصلِ کلام:۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ اسلام نے معاشرے کے ہر ایک فرد کو دوسرے فرد سے انصاف کا معاملہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ہر ایک کا حق دوسرے کا فرض ہے جس پر بازپرس ہوگی۔ لہذا ہر انسان کو چاہیے کہ وہ حقوق کے معاملے میں لاپرواہی برتنے سے گریز کرے۔

تاریخ: ___/___/___

(ج)

اسلام میں احتساب کا تصور

تعارف:-

قرآن کا مرکزی موضوع انصاف ہے۔ اور سورۃ جس کے مطابق انسان کی زندگی کا مقصد اور اسلامی ریاست کے قیام کا واحد نصب العین بھی انصاف کی فراہمی ہی ہے۔ اور یہ انصاف احتساب کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا۔

لوگوں کے درمیان جب بھی فیصلہ کرو
تو انصاف کے ساتھ کرو۔
(النساء)

اسلام میں احتساب:-

اسلام تین طرح کی عدالتوں کا تصور دیتا ہے

۱۔ سب سے پہلے آپؐ نے **مظالم کورٹس** بنائیں جو تیز ترین انصاف کی فراہمی کرتی تھیں۔ کیونکہ دیر کی صورت میں ثبوت ضائع ہو جاتے ہیں۔

۲۔ دوسرے نمبر پر آپؐ نے **قاضی کورٹس** بنائیں جو حدود اللہ کے معاملات کو دیکھتی تھیں۔

۳۔ تیسرے نمبر پر حضرت عمرؓ نے **احتساب عدالت** بنائی جو سرکاری ملازمین کے احتساب کے لیے تشکیل دی گئی تھی۔

نظامِ احتساب:-

اسلام نے شریعت کو بطور قانون

تاریخ: ___/___/___

نافذ کرنے کا حکم دیا ہے جس کے دو ذرائع ہیں پرائمری اور سکینڈری۔ جبکہ تینوں عدالتوں میں یہی قانون رائج تھا۔

گواہی کا معیار:۔

گواہی کی اہلیت کیلئے اللہ نے درج ذیل معیار مقرر فرمائے ہیں۔

۱۔ تزکیۃ الشہود: گواہی وہی دے گا جو خود صاحب کردار ہو۔

۲۔ گواہی سچی ہونی چاہیے، جھوٹی نہیں۔

اے ایمان والو! خدا کیلئے سچی گواہی دو (النساء)

۳۔ کسی قوم کی دشمنی میں بھی جھوٹی گواہی نہ دو۔

اسلام کے نظامِ احتساب میں قاضی کا معیار:۔

قاضی میں درج ذیل خصوصیات ہونا لازم قرار پایا۔

۱۔ لازمی طور پر مسلمان ہو۔

۲۔ بالغ ہو۔

۳۔ عاقل ہو۔

۴۔ صاحب کردار ہو۔

۵۔ قرآن و سنت کا عالم ہو۔

۶۔ اجتہاد و قیاس کی صلاحیت رکھتا ہو۔

۷۔ فوری فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

تاریخ __/__/__

اسلام میں کے نظامِ احتساب کی خصوصیات :-

اسلامی نظامِ احتساب کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں :-

۱۔ قانون کی حکمرانی ہو:

مخصوص شخصیات کی بجائے قانون یعنی شریعت ہی انصاف کا معیار ہو۔ جیساکہ حدیث میں ہے

اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیتا۔
(الحدیث)

۲۔ عدالتی اخراجات حکومتی ذمہ داری:

ایسا نہ ہو کہ اخراجات کی عدم فراہمی انصاف و احتساب کی راہ میں رکاوٹ ہو۔ لہذا عدالتی اخراجات مثلاً وکیل کی فیس وغیرہ حکومت کی ذمہ داری ہیں۔

۳۔ فوری انصاف کی فراہمی:

جلد اور مؤثر انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ انگریزی مقولہ ہے:

دیر کیا جانے والا انصاف ناانصافی کے برابر ہے۔

۴۔ شریعت بطور قانون :-

قانون کا درجہ صرف شریعت کے پاس ہونا چاہیے انسان کے بنائے قوانین کو نہیں۔

۵- حدود اللہ پہلے سے مقرر کردہ:

حدود اللہ کے متعلق احتساب کرتے ہوئے بطورِ خاص اللہ کی مقرر کردہ سزائیں دی جائیں مثلاً اللہ کا حکم سو کوڑے ہیں تو قاضی کو حق نہیں کہ وہ کمی یا زیادتی کرے۔

۶- تزکیۃ الشہود:-

گواہی دینے کیلئے گواہ کا صاحبِ کردار ہونا بنیادی شرط ہے۔

۷- آزاد عدلیہ:-

عدلیہ کو آزادی ہونی چاہیے کہ وہ بنا کسی دباؤ کے احتساب کرے تبھی وہ بنا کسی رتبے یا مرتبے کے لحاظ کے خلیفہ کا بھی احتساب کر سکے گی۔

خلاصۂ بحث:-

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ اسلام نے ہر دوسرے شعبے کی طرح احتساب کا نظام بھی بنا کسی خامی تشکیل دے دیا ہے۔ بے شک موجودہ دور میں اسے استعمال نہیں کیا جا رہا۔ مگر قوی امید ہے کہ مستقبل میں اس سے استفادہ حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔